رجسٹرڈ آصفیہ نمبر (۱۸۰)

رجسٹرڈ انگلشیہ نمبر ( )

دفتر: ... حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر

میر حسن الدین بی اے۔ ال۔ال۔بی (عثمانیہ)

شرح چندہ
سالانہ .... ے
ششماہی ے
سہ ماہی ے

قیمت فی پرچہ (۲ر)

قیمت پرانا پرچہ (۴ر)

جلد (۳) | ۱۵ ردے ۱۳۵۳ ف | ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | ۲۰ نومبر ۱۹۴۳ء شنبہ | نمبر (۳۲)

ہندوستان کا مسئلہ اغذیہ
اور اس کا فوری حل

از
وی۔ کے۔ آر۔ وی راؤ پروفیسر معاشیات جامعہ دہلی

گورنمنٹ کی کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسئلہ اغذیہ پر کافی احتیاط سے غور کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں جو پالیسی مدون کی گئی ہے وہ طویل المیعاد نہیں ہے اس مفہوم میں کہ ہندوستان کے زرعی مسائل سے جو مابعد جنگ پیدا ہوں گے جامع طور پر بحث نہیں کی گئی۔ دوران جنگ میں اغذیہ سے جو مسئلہ فوری تعلق رکھتا ہے وہ اونچی قیمتیں اور حصول اجناس خوردنی کی دشواری ہے اس واقعہ کے اسباب تین ہیں:-

(۱) آمدنی کی بڑھ آمد میں اضافے اور فوج کے لئے خریداری کی وجہ سے سیول آبادی کے لئے اجناس خوردنی کی قلت۔

(۲) تاجروں اور کاشتکاروں کی ذخیرہ بندی کی وجہ سے بازاروں میں اجناس کی قلت زیادہ قیمتوں کی توقع میں تاجروں کی ذخیرہ بندی، اشیاء محتاج اور طلبار کی معقول قیمتوں پر عدم دستیابی کی وجہ سے کاشتکار کی ذخیرہ بندی۔

(۳) حکومت برطانیہ کی جانب سے روپیہ کے صرف کی وجہ سے قوت خریداری میں فراوانی۔

یہ امر باعث طمانیت ہے کہ کمیٹی نے پہلے سبب کو رفع کرنے کے لئے (۱۵) لاکھ ٹن اجناس کی درآمد پر زور دیا ہے اور اجناس کی برآمد کو ممنوع قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ فوجوں کے لئے اجناس کی خریدی کو روکنا تو ممکن نہ تھا اور نہ مناسب تھا۔ اگر ان امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے کہ ہندوستان میں فوجوں کے پاس اجناس کا ذخیرہ کتنا ہے کس ایجنسی کے توسط سے اجناس خریدے جارہے ہیں۔ اور اجناس کی کیا قیمت ادا کی جارہی ہیں تو بیشک ان امور کا خیر مقدم کرتی۔ بنگال میں قلت اجناس کا فوری علاج یہ ہوسکتا تھا کہ فوج کے ذخائر میں سے اجناس خوردنی دے جاتے۔ کیونکہ باہر سے بنگال میں اجناس خوردنی درآمد کرنے میں کثرت و تشدید اور نقل و حمل میں وقت لگ جاتا ہے اور عوام کی ضروریات اتنی شدید ہیں کہ اس میں تاخیر مناسب نہیں۔ آئندہ دو ماہ میں جو اجناس خوردنی بنگال میں درآمد ہوتے ان میں سے فوج کو اس کا حصہ واپس کردیا جاسکتا۔ اگر کمیٹی یہ سفارش کرتی تو فوجوں کے ذخائر پر اثر ڈالے بغیر بنگال کو امداد پہونچ جاتی۔

کمیٹی نے دوسرے اور تیسرے وجوہ سے نمٹنے کے لئے جو تدابیر پیش کی ہیں وہ زیادہ اطمینان بخش نہیں۔ اجناس خوردنی کی قیمتوں پر قانوناً نگرانی قائم رکھنا زیادہ آسان نہیں اور اس مقصد کو روبہ عمل لانے کے لئے جو مشنری درکار ہوگی وہ ایک دن میں تیار نہیں ہوسکتی اسی طرح راشن بندی کی اسکیم کو شہری علاقوں میں وسعت دینے کے لئے وقت درکار ہوگا اور ہندوستان کے مسئلہ اغذیہ کے حل کے لئے تاخیر نامناسب اور تیز رفتاری لابدی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ طلب پر قیود عائد کرنے اور قیمتوں پر باضابطہ نگرانی قائم کرنے اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کم از کم ایک سال درکار ہوگا اس کے بعد بھی یہ کہنا دشوار ہے کہ چھوٹے عمال حکومت اس اسکیم کو کامیابی کے ساتھ چلاسکیں گے۔ تاجر، کاشتکار اور صارفین اجناس خوردنی کی ذخیرہ بندی کررہے ہیں اس کی اصلی وجہ قیمتوں میں اضافہ کی توقع ہے۔ ایک بار اگر لوگ یہ محسوس کرنے لگیں کہ اب قیمتوں میں اضافہ نہ ہوگا اور قیمتیں گر جائیں گی تو تاجر اور کاشتکار ذخائر اجناس باہر لائیں گے اور صارفین ذخیرہ کرنا چھوڑ دیں گے۔ ذخیرہ بندی کو روکنے اور بازار میں ذخائر کو لانے کا موثر طریقہ یہ ہے کہ قیمتوں کو بڑھنے سے روکا جائے اور یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ مسئلہ زر حل نہ کیا جائے۔ مسئلہ زر حل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مصارف کم نہ ہوجائیں جو حکومت برطانیہ کی جانب سے ہندوستان میں ہورہے ہیں نیز جب تک وہ قوت خرید گھٹائی نہ جائے جو ان مصارف کی وجہ سے بڑھ گئی ہے۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ معقول قیمت پر اشیاء محتاج اور طلبار فراہم کرکے کاشتکار کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے ذخائر اجناس باہر نکالے۔ اجناس خوردنی کے صارفین (باقی صفحہ ۱۰)

چارمینار پریس

اشتہار۔ لیبل۔ پوسٹر۔ پمفلٹ۔ مراسلے۔ کتابیں
اخبار۔ رسالے۔ اردو۔ انگریزی۔ گجراتی۔ ہندی
مرہٹی۔ تلنگی۔ کنڑی۔ ہر زبان۔ ہر قسم کی چھپوائی
کا مسئول انتظام
چارمینار پریس۔ گلزار حوض حیدرآباد دکن فون نمبر ۲۳۹۱

مملکت
ہفتہ وار

جلد ۳	۱۵ اردی بہشت ۱۳۵۳ف	نمبر ۳۲

کاشتکار حکومت سے قریب تر ہوگیا

اسوسی ایٹیڈ پریس کی اطلاع ہے کہ سال رواں میں جوار اور چاول کی پیداوار سال گزشتہ کے مقابلہ میں کم ہوگئی ہے۔ شکر اور تل کی بھی یہی حالت ہے۔ اس اطلاع میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:-

"سال رواں ۱۳۵۲ف تا ۱۳۵۳ف کے لئے ممالک محروسہ کی پہلی فصل واری تازہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاول کے رقبہ کاشت میں تقریباً ۳ فی صد کمی واقع ہوئی ہے جس کا سبب مسائل باران بتلایا جاتا ہے۔ اس سال چاول کے رقبہ کا اندازہ ... (۴،۳۳۳،۸۸۲) ایکڑ کیا جاتا ہے اور سال گزشتہ اسی زمانہ میں زیر کاشت رقبہ (۵،۰۶۰،۸۵) ایکڑ تھا۔

جوار کی کاشت کی دوسری تازہ ترین یادداشت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ممالک محروسہ میں جوار کی کاشت کے رقبہ میں (۳ء۴) فی صد کی تخفیف واقع ہوئی اور رقبہ زیر کاشت تخمینا (۶،۸۲۱،۳۳۳) ایکڑ ہے۔ سال گزشتہ اسی زمانہ میں (۷،۱۰۵،۱۰۲) ایکڑ پر جوار کی کاشت ہوئی تھی۔

شکر کی کاشت کے متعلق بھی تازہ ترین یادداشتوں کی موجب (۲۰) فی صد کمی کا اندازہ کیا گیا ہے تل کی کاشت بھی (۱۳) فی صد تک گھٹ گئی ہے۔"

یہ اطلاع محکمہ اعداد و شمار کی مرتب یادداشتوں پر مبنی ہے۔ آنریبل مسٹر گرگسن نے ضلع بیدر کی جنگی کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں رعایا کی سالانہ ضروریات سے زیادہ غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اسوسی ایٹیڈ پریس کے محولہ بالا بیان کی روشنی میں آنریبل مسٹر گرگسن کا یہ ارشاد ہماری سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ اگر مسٹر گرگسن کے ارشاد کا یہ منشا ہے کہ بعض اجناس کی حد تک حیدرآباد اپنی ضروریات سے زائد غلہ پیدا کرتا ہے تو یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے لیکن اگر عمومیت کے ساتھ یہ بیان کیا جائے کہ حیدرآباد بہ حیثیت مجموعی فاضل پیداوار کا ملک ہے تو ہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

صحیح اعداد کی ضرورت

حکومت بنگال اب یہ تسلیم کرنے لگی ہے کہ صوبہ کی موجودہ مشکلات کی بڑی وجہ یہ ہے کہ حکومت نے پیداوار اجناس اور صوبہ کی ضروریات کا تعین کرنے میں غلطی کی تھی۔ اسی اندیشہ کی بنا پر ہم بار بار حکومت سے عرض کر رہے ہیں کہ پیداوار اجناس اور ممالک محروسہ کی حقیقی ضروریات کا مکمل اور جامع طور پر جائزہ لیا جائے تاکہ کسی شدید غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔ اعداد کی صحت کے ذمہ دار متعلقہ اداران اضلاع کو قرار دیا جائے اور جب تک مسئلہ اغذیہ کی شدت اور سنگینی باقی رہے متعلقہ اداران اضلاع کا تبادلہ روک دیا جائے تاکہ پیش کئے ہوئے اعداد کو صحیح ثابت کرنے کا فرض اسی عہدہ دار پر عائد رہے جس نے اعداد پیش کئے تھے۔

تاوقتیکہ پیداوار اجناس اور ملک کی غذائی ضروریات کا از سر نو اور مکمل جائزہ نہ لے لیا جائے ہمیں آنریبل مسٹر گرگسن کے بیان کو تسلیم کرنے میں تامل ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ مسئلہ کی نزاکت اور غلط اندازہ کی صورت میں خطرناک نتائج کے پیدا ہونے کے امکانات کا لحاظ کرتے ہوئے آنریبل مسٹر گرگسن ہماری اس معروضات کو ملحوظ فرمائیں گے۔

مفید حکمت عملی

غذائی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت سرکار عالی نے ہر کاشتکار سے فی ایکڑ ایک مقررہ مقدار میں بہ اتفاق قیمت غلہ خرید لینے کا جو اعلان کیا ہے وہ ایک ایسا صحیح اور قابل ستائش اعلان ہے جس کے متعلق دو رائے رکھنا ممکن نہیں۔ اس خصوص میں پہلی بات جس کی تشریح ضروری ہے یہ ہے کہ حکومت غلہ مفت نہیں لے رہی ہے جیسا کہ بعض غرض مند افراد پروپگنڈا کر رہے ہیں۔ بلکہ ایسے دام ادا کرنا چاہتی ہے جو مصارف پیداوار اور کاشتکار کی بڑھی ہوئی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر مقرر کئے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پیداوار کا ایک نہایت قلیل جزو حکومت خود خرید لے گی اور بقیہ ساری پیداوار کو فروخت کرنے یا ذخیرہ کرنے کا اختیار حسب سابق کاشتکار کو حاصل رہے گا۔ حکومت جس قلیل جزو کو خریدنا چاہتی ہے اس کے دام ساہوکار یا بنئے کے مقابلہ میں زیادہ ادا ہوں گے اس طرح کاشتکار کو نقصان نہ ہوگا۔ وہ غلہ جو ساہوکار یا درمیانی اشخاص کے قبضہ میں جاتا حکومت کے قبضہ میں آجائے گا اور رعایا کی ضروریات پر صرف ہوگا۔ اور ساہوکار اور نفع اندوز نہیں چاہتے کہ حکومت غلہ کے ذخائر قائم کرے۔ اس لئے بعض حلقوں میں حکومت کی اس پالیسی کے خلاف دبی زبان سے چہ میگوئیاں ہورہی ہیں اور بھولے کاشتکاروں کو غلط فہمی میں مبتلا کرکے بہکایا جارہا ہے۔ غریب عوام کی پریشانی کے ارتفاع اور کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھ کر کافی غور و خوض کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ حکومت کا یہ فیصلہ نفع اندوزی اور ذخیرہ بندی کے انسداد کا بہترین ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے اس لئے ہم ملک کے ان طبقات سے جو سرمایہ داری کے اثرات سے دور ہیں اور جو ذخیرہ بندی اور نفع اندوزی کو ایک بدترین اخلاقی جرم سمجھتے ہیں یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں حکومت کے ساتھ کامل تعاون عمل کرکے نفع اندوزوں کے خود غرضانہ عزائم کو ناکام کرنے کی پوری سعی کریں۔

نفع اندوز کیا چاہتے ہیں

حکومت سرکار عالی کی یہ ایک دیرینہ تمنا رہی ہے کہ غریب کاشتکار کو ———— اس کاشتکار کو جو خود محنت کرکے غلہ پیدا کرتا ہے ———— نہ صرف قانونی حقوق عطا ہوں بلکہ وہ ساہوکار اور سرمایہ دار تاجران غلہ کے [illegible]

داماندگی سے نجات حاصل کرسکے چنانچہ اسی حکمت عملی کی تکمیل کے لئے قانون انتقال اراضی، قانون قرض وسود کاشتکاران، قانون مصالحت قرضہ وغیرہ نافذ کئے گئے اور محکمہ لینڈ ریکارڈ اور بیکار ذات ماشی کی تنظیم اور توسیع عمل میں لائی گئی۔ اس کے علاوہ سررشتہ انجمن ہائے امداد باہمی کی سرگرمیوں کو وسعت دی گئی، تعلیم دیہی کی انجمنیں قائم کی گئیں اور زمین گروی رکھنے کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس کے باوجود درمیانی اشخاص اور سرمایہ داروں کے اثرات حکومت کی کوششوں میں حائل ہوتے رہے۔ نفع اندوز طبقہ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ دیہی معیشت کی اصلاح کے مسئلہ سے حکومت جس درجہ بے تعلق رہے اچھا ہے لیکن حیدرآباد کی حکومت نہ تو سرمایہ داروں کی حکومت ہے اور نہ پنجاب کی طرح زمینداروں کی حکومت کہ کاشتکاروں کی فلاح و بہبود اس کے مفاد کو متاثر کرے۔ حیدرآباد کی حکومت بہ نسبت سرمایہ داروں اور زمینداروں کے ناداروں سے قریب تر ہے اس لئے دیہی معیشت کی اصلاح اس کے مرکز نگاہ و اہتمام ہے۔ چنانچہ کاشتکار سے راست غلہ خریدنا اور اس سے راست معاملت کرنا اسی اصلاحی اور خیر خواہانہ جذبہ کا مظہر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ چیز نفع اندوز دلال، دقیقہ بازوں اور ان کے سرپرستوں کو کسی طرح پسند نہیں آسکتی۔ اور یہی وہ کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے بجائے حکومت کی اس حکمت عملی کو ناکام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہر اسی تدبیر کی مخالفت کرتے ہیں جو کاشتکار کو حکومت سے قریب کر سکتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے اشخاص پر خاص نظر رکھی جائے تاکہ وہ کاشتکاروں کو اس تجربہ کے ثمرہ فوائد سے محروم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ کیونکہ کاشتکاروں کی نجات اسی میں ہے کہ وہ ہر مسئلہ میں حکومت سے راست تعلق پیدا کرے تاکہ درمیانی اشخاص ان کو معاشی یا تمدنی اعتبار سے نقصان نہ پہنچا سکیں اور نہ سیاسی اقتدار کے حصول کا۔ کاشتکار کی معاشی فلاح کا راز اسی میں پنہاں ہے کہ کسی واسطہ کے بغیر حکومت سے اس کا راست تعلق قائم رہے کیونکہ حکومت سرکار عالی کا کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہونا اس لئے فطری اور منطقی ہے کہ حکومت کا مفاد اور کاشتکار کا مفاد ایک ہے۔

حیدرآباد کے ہندوؤں کو مستقل طور سے یہ شکایت رہی ہے کہ ان کو شہری اور مذہبی آزادی میسر نہیں۔ لیکن ہندوؤں کی مذہبی تقریبوں، سیاسی جلسوں اور ان کی سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق اخبارات میں جو اطلاعیں شائع ہوتی رہتی ہیں ان سے نہ صرف ان الزامات کی تردید ہوتی ہے بلکہ یہ حقیقت بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ مذکورہ بالا اشخاص اور اخبارات دیدہ و دانستہ صحیح حالات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔

گذشتہ چار ماہ کے عرصہ میں ہندوؤں نے پچاس سے زیادہ مذہبی، سیاسی، سماجی اور تعلیمی کانفرنسیں اور جلسے نہایت کامیابی سے منعقد کئے اور کئی جلوس نکالے جن میں سے بعض مسلح بھی تھے۔ جنم اشٹمی، دسہرہ اور دیوالی جیسی مذہبی تقریبیں بھی بڑی دھوم دھام سے منائیں اور ان میں حکومت نے کوئی مداخلت نہیں کی۔ ممالک محروسہ کے متعدد مقامات میں گنپتی کے جلوس نکالے گئے جن میں سب سے بڑا جلوس حیدرآباد اور گلبرگہ میں نکلا تھا اور یہاں جلوسیوں نے گاندھی جی کی جے [illegible] کی جے کے نعرے بھی لگائے۔

آریہ سماجیوں نے بھی تمام ممالک محروسہ میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کئے اور یوم ستیارتھ پرکاش منایا۔ آریہ سماجیوں کے کئی جلسوں میں باہر سے آئے ہوئے مقرروں نے بھی تقریریں کیں۔

ہندوؤں کی حالیہ سیاسی سرگرمیوں میں گاندھی جینتی اور ساورکر جینتی کی تقریبات اور یوم تلک اور یوم شیواجی منانے کا اہتمام بھی قابل ذکر ہے۔ حیدرآباد یوتھ لیگ نے بھی اپنا دو روزہ جلسہ منعقد کیا جس کے ساتھ نمائش بازی اور شعبدہ بازی کا ایک خصوصی مظاہرہ بھی کیا گیا۔ اسی زمانہ میں حیدرآباد اسٹیٹ مہا سبھا کانفرنس کا اجلاس بھی اورنگ آباد میں منعقد ہوا۔

ان ناقابل تردید واقعات کی موجودگی میں یہ شور مچانا کہ حیدرآباد میں مذہبی آزادی مفقود ہے اس بات کی بین دلیل ہے کہ بعض غرض مند افراد مذہب کا نام لے کر اپنے سیاسی اغراض کے لئے پروپگنڈہ کر رہے ہیں۔ ہمیں ان پبلک کارکنوں اور جرائد کے سکوت پر تعجب ہوتا ہے جو صداقت اور عدم تشدد کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔

(ایک حیدرآبادی)

اخبار حکمت کے ملنے کے پتے

احمدیہ پریس چار مینار حیدرآباد دکن
مکتبہ ابراہیمیہ عابد روڈ حیدرآباد دکن
دکن بک ڈپو عابد روڈ حیدرآباد دکن
سید مختار احمد ایجنٹ اخبارات معظم جاہی مارکٹ

اپیل

اے آر پی کے خون کے بنک کا انتظام مکمل ہو چکا ہے اور اب وہ خون کے عطیے حاصل کرنے کے لئے تیار ہے۔ تندرست اشخاص نقصان کے خفیف ترین اندیشہ کے بغیر اپنا خون وقفوں کے ساتھ ایک سے زیادہ مرتبہ بھی بطور عطیہ دے سکتے ہیں۔ عطیہ دینے والوں کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے بلکہ اس کی بدولت ایسے زخمیوں، بیماروں اور جاں بلب مندوں کو اپنی کھوئی ہوئی صحت دوبارہ حاصل کرنے کا موقع دستیاب ہوتا ہے جو اس کے بغیر شفایاب نہیں ہو سکتے۔ کیا کوئی کار خیر اس سے زیادہ بہتر اور موزوں ہو سکتا ہے۔ خون کا امتحان کرنے اور اسے خالص و پاکیزہ حالت میں محفوظ رکھنے کا جدید عصری طریقوں پر انتظام کر لیا گیا ہے جس کی بدولت خون کو مختلف شکلوں میں دو سال تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے تاکہ اسے ایک جان بچانے والی تدبیر کے طور پر سخت ضرورت کے موقعوں پر استعمال کیا جا سکے۔

تندرست حضرات و خواتین اگر اپنے خون کا عطیہ دیں تو یہ انسانیت کی بڑی خدمت ہوگی اور ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ خون نہایت عمدہ طریقہ پر محفوظ کر کے مستحق مریضوں کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

لفٹننٹ کرنل و محبوب حسین ایم ڈی ایس
ناظم طبابت و صحت عامہ

حمید الدین احمد ایچ سی ایس
کنٹرولر اے آر پی و نظامت شہری حفاظت

(نوٹ) خون کے عطیے حاصل کرنے کے انتظامات دواخانہ اے آر پی واقع یاقوت پورہ میں کئے گئے ہیں۔

مراسلات

مذہب کی آڑ میں سیاسی پروپگنڈہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "حکمت"

بعض اشخاص اور خود غرض اخبارات غلط بیانی سے کام لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ

عالمگیری کی بہترین چائے کا واحد مرکز چینا عالمگیری ٹی امپوریم روبروے معظم جاہی مارکٹ

بڑھتی ہوئی قیمتوں کی روک تھام

حیدرآباد میں نفع اندوزی اور قمار بازی کے رجحانات

کس طرح روکے جارہے ہیں

حکومت سرکار عالی اس سے پوری طرح باخبر ہے کہ برطانوی ہند میں افراط زر کا ممالک محروسہ کے زر پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ پیداوار کی مقدار میں اضافہ کرکے اشیاء کی قیمت گھٹائی جائے اور افراط زر کو روکا جائے۔ اس مقصد کے تحت حکومت نے ایسی متعدد تدبیریں اختیار کی ہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ افراط زر کی روک تھام کرسکیں گی۔

زیادہ غلہ اگانے کی مہم

ممالک محروسہ سرکار عالی میں زیادہ غلہ اگانے کی مہم جاری کی گئی ہے اور اجناس خوردنی کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے گزشتہ دو سال کے عرصہ میں حکومت تقریباً دو لاکھ روپے صرف کرچکی ہے اور اس غرض کے لئے اس سال بھی (۳۲۲۰۰۰۰) روپے کی رقم مختص کردی گئی ہے۔ اس ضمن میں جو کوششیں کی گئی ہیں وہ نتائج کے اعتبار سے حوصلہ افزا ہیں چنانچہ بہ مقابلہ سال گزشتہ اس سال اشیاء خوردنی کی مقدار میں ۱۹ فی صد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

ذخیرہ بازی کی روک تھام

بعض طبقوں نے اجناس خوردنی اور دوسری اشیاء جمع کرلی ہیں اور حکومت ان ذخیروں کو بازار میں لانے کے مسئلہ پر پوری طرح متوجہ ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے شہری رسد کا ایک جداگانہ محکمہ بھی قائم کیا گیا ہے جسے قیمتوں کی نگرانی کرنے اجناس خوردنی اور پارچہ وصول کرنے اور برطانوی ہند سے سوتی پارچہ اور دیگر کپڑے درآمد کرنے کی پوری سہولتیں حاصل ہیں۔

قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت احکام تجارتی پارچہ کا نفاذ ہوچکا ہے۔ نفع کو اور ناجائز اشیاء چھپا رکھنے کے لئے بھی ایک قانون منظور کیا گیا اور اب ان محاصل کے تعین اور وصولی کے لئے ضروری تدبیریں اختیار کی گئی ہیں۔

اس ضمن میں مزید سہولتوں کے مدنظر اہم تعمیرات کے پروگرام میں بھی تخفیف کردی گئی اور صرف ایسی تعمیرات کی اجازت دے دی گئی ہے جو ناگزیر سمجھی جاتی ہیں۔

کمپنیوں کے قیام میں رکاوٹ

صنعتی یا تجارتی اداروں کی تعداد میں غیر محدود اضافہ کی روک تھام کے لئے ایک مرتبہ دستور العمل کا دفعہ جاری نافذ کیا گیا ہے اور قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی میں بھی ایک قاعدہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس دستورالعمل کے مطابق بنک کاری کی کوئی کمپنی خواہ وہ حیدرآباد میں رجسٹری شدہ ہو یا کہیں اور حکومت سے اجازت لئے بغیر اپنا کاروبار شروع نہ کرسکے گی اور قواعد تحفظ ممالک محروسہ میں اضافہ شدہ قاعدے کے مطابق حکومت کی قبل از قبل اجازت حاصل کئے بغیر کوئی نئی کمپنی قائم نہ کی جاسکے گی۔ [illegible] سرمایہ کی اجرائی کے لئے تمام درخواستوں پر غور کرنے کی غرض سے بھی ایک خصوصی مجلس قائم کی گئی ہے۔

چھ کروڑ سے زیادہ قرضہ ترقیات

۴ ۳/۴ فی صد سالانہ سود والا ایک قرضہ ترقیات بھی جاری کیا گیا جو ۱۴ آذر ۱۳۶۲ف کو واجب الادا ہوگا۔ لیکن حکومت کو یہ اختیار ہوگا کہ ۱۴ آذر ۱۳۶۲ف کو یا اس کے بعد جب مناسب سمجھے کامل قرضہ یا اس کے کسی جزو کی ادائی جریدہ اعلامیہ سرکار عالی میں تین تقویمی ماہ کی اطلاع دینے کے بعد کردے حسب معمول اس قرضہ کی ادائی کے واسطے ایک ذخیرہ ادائی قائم رہے گا جس میں ہر سال اتنی رقم داخل ہوتی رہے گی جو قرضہ کی میعاد پوری ہونے پر اس کی کامل ادائی کے واسطے کافی ہوسکے۔ قرضہ کی اس اسکیم کے تحت حیدرآباد اسٹیٹ بنک نے بھی خاص انتظامات کئے ہیں تاکہ چھوٹے سرمایہ کاروں کو معمولی قسطوں کے ذریعہ قرض ادا کرنے کی سہولت بہم پہنچائی جاسکے۔

محصول زائد منافع

صورت حال پر قابو پانے کے لئے حکومت سرکار عالی نے جو تدبیریں اختیار کی ہیں ان میں موثر ترین تدبیر زائد منافع پر محصول عائد کرنے کی تجویز ہے مثلاً وضع قوانین نے محصول زائد منافع کا جو مسودہ قانون منظور کیا تھا اسے اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے چند ترمیمات کے ساتھ شرف منظوری عطا فرمایا ہے۔ اس قانون کے ذریعہ کاروبار کے منافع پر صرف اسی وقت محصول عائد کیا جائے گا جب منافع جنگ کے قبل کے معیار یا معین کردہ اقل ترین معیار سے کم از کم (۳۶۰۰۰) روپے زیادہ ہو۔ محصول دونوں میں سے زیادہ مقدار پر عائد کیا جائے گا۔ اگرچہ کہ محصول دینے والوں سے سال بہ سال محصول لیا جائے گا لیکن وہ دراصل خالص منافع کی صرف اس مقدار پر محصول دے گا جو اس قانون کے دوران نفاذ میں حاصل کرے گا۔

چنانچہ اس کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر کسی سال خسارہ کے بجائے کمی ہو تو یہ کمی دوسری مدتوں میں حاصل کردہ منافع سے خارج کردی جائے گی۔ یہ قانون حیدرآباد کے خاص حالات کے مدنظر مرتب کیا گیا ہے کیونکہ یہاں برطانوی ہند کے برعکس محصول آمدنی وصول نہیں کیا جاتا۔ محصول کی شرح برطانوی ہند کے مقابلہ میں بہت کم بھی رکھی گئی ہے۔

صنعتوں کے مراعات

چونکہ حیدرآباد میں صنعتوں نے ابھی پوری ترقی نہیں کی ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صنعتی اداروں پر جو محصول عائد کیا جائے وہ عام کاروباری اداروں سے کم ہو۔ مثلاً اگر کسی کمپنی کی آمدنی ایک لاکھ روپیہ معیاری منافع (۳۰۰۰۰) روپے ہو تو اس کمپنی کو حیدرآباد میں محصول زائد منافع اور اعانت کی بابت (۳۲۰۰۰) روپیہ ادا کرنے ہوں گے اس کے برعکس برطانوی ہند میں ایسی کمپنی کو محصول آمدنی، محصول زائد منافع زیر محصول اور اعانت کی بابت (۱۳۵۱۴۷) روپے ادا کرنے ہوں گے۔ اگر دونوں حکومتوں کی [illegible] جو واپس شدنی ہوں گی تفریق انداز کردی جائیں تو کمپنی پر دراصل وہ ذمہ داری جو صرف محصول کی ہوگی۔ برطانوی ہند میں (۵۹۱۲۵) روپے اور حیدرآباد میں (۲۴۰۰۰) روپے ہوگی۔ اس اسکیم میں قانون کی ایک اور نمایاں خصوصیت ہے جس سے ایسی رقمی بچت متصور ہے جو بعد جنگ ترقیات کے لئے صنعتی وقت اور کاروبار کے واسطے دستیاب ہوسکے گی۔ انہیں جنگ ختم ہونے کے بعد دو فی صد سالانہ سود مفرد کے ساتھ واپس ہوں گی اس طریقہ کے اختیار کرنے سے جو آمدنی ہوگی وہ آبادی کے غریب ترطبقوں اور کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین کی امداد کے لئے وقف ہوگی اور ان کے لئے مناسب قیمتوں پر اشیاء خوردنی اور دوسری ضروریات زندگی فراہم کی جائیں گی۔

قیمت حصص اور منافع پر پابندی

حیدرآباد میں رجسٹری شدہ صنعتی کمپنیوں بالخصوص نو قائم شدہ کمپنیوں کے حصص کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے محکمہ مالیات نے ایک اعلان جاری کیا جس میں عوام کو متنبہ کیا گیا کہ اگرچہ حکومت کی یہ دلی خواہش ہے کہ صحیح طور پر کاروبار کرنے والی صنعتوں کو ترقی دی جائے لیکن اب اس کا یقین ہوچکا ہے کہ قیمتیں بیجا حد سے زائد اضافہ ہوگیا ہے۔ اور جنگی حالات کی وجہ سے صرف متعلقہ صنعتوں کو جو پہونچا ہے۔ سرکاری اعلامیہ میں جو تنبیہ کی گئی اس کا کافی اثر ہوا اور مستند حصص بالخصوص نو قائم شدہ کمپنیوں کے حصص میں ایک حد تک کمی ہوگئی تاہم سٹہ بازوں کی شرانگیزیوں کی روک تھام اور سرمایہ کاروں کی صحیح رہبری کے مدنظر قواعد تحفظ (باقی صفحہ ۱۹)

لبنان کا سبق

معاصر "ہندو" مدراس کا تبصرہ

لبنان کی الجھن مغربی سامراج کے طریق کار کی ایک مثال ہے جس کا مطالعہ کر کے تمام محکوم اقوام جو اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں سبق حاصل کر سکتی ہیں۔

یہ الفاظ معاصر ہندو (مدراس) نے لبنان کے حالیہ واقعات کے متعلق اپنے ایک اداریے میں لکھے ہیں۔

"فسطائی آمر مسولینی کا گلا گھونٹنے کے لئے جو کچھ کام کر رہے ہیں اس کے بارے میں پروپگنڈے کی بہت سی باتیں کہی جا چکی ہیں لیکن شاید آزاد نسلوں کے لئے اس میں کوئی تجاذبات نہیں ہے جسے وہ سیکھ سکیں۔ صدر کابینہ اور مقننہ کے بیشتر ارکان کی اکٹھا گرفتاری دنیا بھی تعجب خیز انقلاب ہے جیسا کہ آمروں کا برپا کیا ہوا کوئی انقلاب موجودہ الجھن کی پوری اہمیت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان وعدوں کو دہرا دیا جائے جو کئے گئے اور توڑے جا رہے ہیں۔ شام اور لبنان سے جو فرانسیسی سلطنت کی حکم برداری میں تھے سنہ ۱۹۳۶ء میں تین سال کے اندر آزادی کا وعدہ کیا گیا تھا۔ شام صدا ہی سے فرانس کی حکومت میں بے چین رہا ہے جیسا کہ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۲ء تک کی مسلسل بدامنی سے ظاہر ہوتا ہے۔ شامی مسلمان اتحاد عرب کی تحریک سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں لیکن اہل لبنان کی بابت جن میں عیسائیوں کی اکثریت ہے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ فرانس سے زیادہ قریب ہوں گے اس لئے کہ فرانسیسیوں کے ساتھ ان کے تعلقات صلیبی جنگوں کے زمانہ سے قائم ہیں اور ۱۸۶۰ء میں فرانسیسی افواج ہی نے ان لوگوں کو قتل عام سے بچا لیا تھا لیکن فرانسیسی حکم برداری کے چند ہی برسوں نے تمام جذباتی تعلقات ختم کر دئے۔ چنانچہ مس سٹرجیس اعتدال پسند لکھنے والی نے ۱۹۳۴ء میں لکھا:

"اب وقت وہ زمانہ نہیں ہے کہ جب فرانسیسی جرنیلوں کا کوڑوں اور گلاب سے شاندار اور پرجوش خیرمقدم کیا جاتا تھا اور سب جیت سے لبنانی کہتے ہیں کہ وہ فرانس کی حفاظت پر آزادی کی میں ہی حفاظت کو ترجیح دے سکے۔ انہیں حالت میں ۱۹۴۳ء میں فرانس ختم ہو گیا اور شام و لبنان کو مضمون کے ساتھیوں میں چلے گئے جن پر شبہ تھا کہ وہ اپنے علاقوں کو محور کے استعمال میں دے دیں گے۔

جولائی ۱۹۴۱ء میں برطانیہ اور فرانس کی ملی فوج نے شام اور لبنان پر عمل دخل قائم کر لیا۔ مشرق وسطیٰ میں آزاد فرانسیسی ہائی کمشنر جنرل کیٹرو نے جو لشکر کشی کرنے والی سپاہ کے ساتھ آئے تھے شام اور لبنان کے لوگوں کے نام جنرل ڈیگال کی طرف سے ایک اعلان جاری کیا جو بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا:

"میں یہاں حکم برداری کو ختم کرنے اور تم لوگوں کے آزاد اور خود مختار ہونے کا اعلان کرنے آیا ہوں اب آج سے تم خود مختار اور آزاد قوم تصور کئے جاؤ گے اور تم کو اس بات کا حق ہو گا کہ چاہے اپنی الگ الگ مملکت قائم کرو اور چاہے ایک مملکت میں مل جاؤ۔ تمہاری آزادی اور مختاری کے موقف کی ایک عہد نامے کے ذریعہ ضمانت کر دی جائے گی اور اس معاہدے میں ہمارے باہمی تعلقات کی تفصیل بھی بیان کر دی جائے گی۔ اس معاہدہ کے تکمیل پانے تک شام اور لبنان دونوں کو فرانسیسیوں کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ مقصد یعنی محور کی شکست کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہے۔" جنرل کیٹرو نے اپنے اعلان کو ان الفاظ پر ختم کر دیا۔ "فرانس اپنے ان سپوتوں کے منہ سے تمہارے آزادی کا اعلان کرتا ہے جو حیات اور دنیا کی نجات کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔" اسی کے مطابق نومبر ۱۹۴۱ء میں جنرل کیٹرو نے لبنان کے بھی ایک آزاد اور خود مختار ریاست ہونے کا اعلان کر دیا اور اس کے لئے صدر اور کابینہ کو نامزد کر دیا۔ لبنان والوں نے صرف اتنا اور کہا کہ اس موقف سے آگے بڑھ کر اپنی آزادی کو جلد اور یقین کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے بعض اقدامات کئے انہوں نے اپنی مقننہ میں ایک قانون منظور کر کے موجودہ دستور میں جو مکمل خود مختاری کے مطابق نہیں ہے تبدیلی کر دی۔ ظاہر ہے کہ اگر ان کو فرانس کے ساتھ کوئی معاہدہ کرنا ہے جیسا کہ جنرل کیٹرو نے اپنے منقولہ بالا اعلان میں خیال ظاہر کیا ہے تو وہ ایسا برابر والوں کی طرح کر سکتے ہیں۔ لہٰذا پہلا قدم یہ ہونا چاہئے تھا کہ ایک نیا دستور مرتب کر کے وہ اپنی داخلی خود مختاری یقینی کر لیتے۔ ان حالات میں آزاد فرانسیسیوں کی تشدد آمیز کارروائیوں کو جائز ٹھہرانا یا ان کے وکیلوں کی دلیلوں کو تسلیم کر لینا بہت مشکل ہے، اسے اس بنا پر البتہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حکمران طاقت جتنے آزادی کی سمت اپنی رعایا کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنا چاہتی ہے۔ اگر جنرل کیٹرو کو ۱۹۴۱ء میں فرانسیسی عوام کی طرف سے لبنان کی آزادی کا اعلان کرنے کا اختیار حاصل تھا تو آج بھی آزاد فرانسیسی، فرانسیسی عوام کی رضا حاصل کئے بغیر ترمیم شدہ دستور تسلیم کر سکتے ہیں۔ حکمرانی کے متعلق جو قانونی دلیل پیش کی گئی ہے اس کا بھی اسی طرح جواب دیا جا سکتا ہے۔ ان باتوں سے جو ناخوش گوار نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ ۱۹۴۱ء میں حالات نازک تھے اور اہل لبنان کی آزادی کا وعدہ کر کے ان کی تائید حاصل کرنا مفید تھا لیکن اب آزاد فرانسیسی اس وعدے سے پھر جانا چاہتے ہیں اس لئے کہ اب حالات میں ان کے موافق تبدیلی ہو گئی ہے وہ دنیا کے سامنے اپنی اس حرکت کو جائز نہیں ٹھہرا سکتے انہوں نے ایک نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ اور نئے انتخابات کرا رہے ہیں لیکن ایسے حالات کہ جب عوامی لیڈر جیلوں میں بند رہیں گے اور بدامنی کو روکنے کے لئے سڑکوں پر فوج گشت کر رہی ہو گی ایسے انتخابات کی جو حیثیت ہو گی وہ ہم اچھی طرح تصور کر سکتے ہیں۔ آزاد فرانسیسیوں کی اس حرکت کو ایک ایسی مقننہ قائم کرنے کی چال سے تعبیر کیا جائے گا جسے وہ آسانی سے مطیع بنا سکیں اور جو ایسے کوئی قانون نہیں منظور کرے گی جس سے ان کو کوئی دقت پڑ جائے۔ آزاد فرانسیسیوں نے اتحادی اقوام کے مقاصد کو جو نقصان پہنچایا ہے اگر اس کی تلافی نہ کی گئی تو محکوم اقوام کو اتحادیوں کے وعدوں پر جو تھوڑا بہت اعتماد ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔"

کفایت کی خاطر
ریڈیو لیگ کے رکن بن جائیے
لاوڈ اسپیکر کرایہ پر دئے جاتے ہیں
پرانے ریڈیو درست اور فروخت کئے جاتے ہیں
ریڈیو ہاسپٹل
توپ کا سانچہ حیدرآباد

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

سر رشتۂ ٹیلیفون نے پبلک سے اپیل کی تھی کہ ٹیلیفون کا غیر ضروری استعمال موقوف کر دیا جائے۔ یہ بتایا گیا تھا کہ بجلی مزید مقدم ہے اور ٹیلیفون سنا زیادہ استعمال ہونا ہی تناسب سے برقی قوت بھی صرف ہوگی۔ اس اپیل کے باوجود آئے دن ٹیلیفون پر جو گفتگو ہوتی رہتی ہے اس کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

سلطانہ — ہلو! ...... کہاں سے؟ کیا شائستہ بیوی ہیں؟ ذرا بات کرائیے۔ (تھوڑی دیر ٹھیر کر) ہو! شائستہ۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے اپنے ساتھ پکچر دیکھنے لے جاؤ گی۔ میں تمہارا انتظار کرتی رہی مگر تم نہ آئیں۔

شائستہ بیوی — معاف کرنا سلطانہ۔ میری بیاہی لڑکی تیار ہونے میں اتنی دیر لگا دی کہ تھیٹر پہنچنے کا وقت باقی نہ رہا۔

سلطانہ — اچھا تو کو نسا کھیل پسند آیا۔

شائستہ — کیا کہتی اس کھیل کے۔ میں اس کو پہلے دیکھ چکی تھی پھر بھی بڑا لطف رہا۔ البتہ ایک سین جس میں مہتاب ہنگی سارنگی میں نظر آتی ہے کاٹ دیا گیا ہے۔

سلطانہ — کیا اس فلم کے گیت ریکارڈ بھی تم نے دیکھے؟

شائستہ — ہاں ہاں! کیا تم سنو گی۔ دو مجھ سے نہیں سنتی ہوں۔

(تقریباً پندرہ منٹ تک پکچر کے علم کے گانے ٹیلیفون پر سنائے گئے)

سلطانہ — شائستہ تم نے سنا کہ اب کی نمائش میں ممتاز شانتی اور نرگس وغیرہ کے ناچ اور گانے ہونے والے ہیں۔

شائستہ — پھر تو بڑا اچھا رہے گا۔ کیا ساگر اور شوکت کے نام کیوں نہیں ہیں۔

سلطانہ — پتہ نہیں۔ اگر یہ بھی آ جاتے تو اچھا ہوتا۔ یہ تو بتاؤ کیا تمہیں "فلم میں شوکت کے گائے ہوئے گانوں کے ریکارڈ بھی تمہارے پاس ہیں؟

شائستہ — کیوں نہیں۔ کیا سنو گی؟ لو سنو۔

(دس منٹ تک شوکت کے گانے سنائے گئے)

جب ٹیلیفون کی ایسی طولانی مصروفیات ہوں تو بجلی اغراض کے لئے اہم باتیں کب ہوسکیں گے

ہو سکتی ہے؟ کیا قانون مدافعت حیدرآباد کا اطلاق ایسی لڑکیوں پر نہیں ہوتا جو سیاسی جنگ میں حارج ہو رہی ہیں!

ایک مجمع میں متحدین کی فتح اور جنگ کے عاجلانہ اختتام کے لئے دعائیں مانگی جا رہی تھیں۔

ہمارے نامہ نگار کا بیان ہے کہ اے آر پی راتب بندی اور رسد کے ملازمین عاجلانہ اختتام والے فقرہ پر رکتے ہوئے آمین کہہ رہے تھے۔ حالانکہ ختم جنگ کی کیفیات ان ملازمین کے مستقبل پر غور و فکر کرنے میں مصروف ہیں۔

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مسٹر پرشوتم داس ٹھاکر داس اور مسٹر شاپور جی بلیموریا کو شہر حیدرآباد کی مرمت انہی سڑکوں پر پھیرا گیا جو مرمت طلب ہیں۔ اس کو کہتے ہیں:

نیرانی مہمان بھی خوش اور بلدیہ بھی نیک نام

جس وقت عوام کی جانب سے یہ مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ ذخائر اجناس بر آمد کئے جائیں تو پبلک کے بعض نمائندے یہ کہہ رہے تھے کہ ذخائر اجناس ساہوکاروں کے پاس نہیں بلکہ کاشتکاروں کے پاس ہیں۔

اور اب جبکہ حکومت کاشتکاروں سے ایک مقررہ مقدار میں غلہ خریدنا چاہتی ہے تو پبلک کے یہی نمائندے یہ کہہ رہے ہیں کہ کاشتکار کے پاس غلہ رہتا کہاں ہے سب ساہوکار لے جاتا ہے۔

بھلا آپ نے اس آنکھ مچولی کا منشا؟ سیاسی شعبدات کیا کیا روپ بدلتے ہیں۔

مسٹر لکشمن گانو پٹے ایک مضمون میں "جودو کرن آئیل" میں شائع ہوا ہے تحریر کرتے ہیں کہ:

"حکومت اور عوام کے سامنے یہ سوال ہے کہ کیا وہ ہندوستان کے رجحانات کا ساتھ دے کر ہندوستانی اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیں گے ...... کیا حیدرآباد کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے؟"

اس سوال کا جواب تو مسٹر شیروانی

کو دینا چاہئے اور بتانا چاہئے کہ کیوں ہندوستانی کا نعرہ لگانے والے حیدرآباد میں مشترکہ زبان اور مشترکہ تمدن کے تحفظ کی کیوں مخالفت کر رہے ہیں اور فرقہ وارانہ رجحانات کو کیوں ابھار رہے ہیں؟

ہندوستان کی زمین کی فی ایکڑ قوت پیداوار ساری دنیا میں سب سے کم ہے اور حیدرآباد کی قوت پیداوار سارے ہندوستان میں سب سے گھٹی ہوئی ہے۔ (مولوی انور علی صاحب)

اور اس پر طرفہ یہ کہ حیدرآباد کی قوت درآمد اس سے بھی زیادہ گھٹی ہوئی ہے۔

حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کے حالیہ اجلاس میں جو خطبہ صدارت پڑھا گیا اس میں بیان کیا گیا ہے کہ:

"یہ عریاں حقیقت ہے کہ اس وقت تک ہم بغیر کسی پلان کے اور بغیر کسی منصوبہ اور نقشے کے چلے جا رہے ہیں۔"

اس معاملہ میں جو حال حکومت کا رہا ہے وہی ہماری عمومی کانفرنسوں اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں کا بھی رہا ہے۔ وہ بھی بغیر کسی نقشہ کے دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ کہاں اور کدھر؟ یہ انہیں خبر نہیں۔ (پیام)

ایک تعلیم ہی کیا زندگی کے ہر شعبہ کا یہی حال ہے۔ جب لیڈروں کو گرمی محفل سے فرصت نہ ہو تو عوام غالب کے اس شعر پر عمل کرنے مجبور ہیں۔

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

ایوان تجارت حیدرآباد کے سالانہ ڈنر میں مسٹر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"غذائی بحران کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں اعداد و شمار ایسے موجود نہیں تھے جن پر بھروسہ کیا جا سکتا۔ جو اعداد پیش کئے گئے ان کی حیثیت قیاس آرائیوں سے زیادہ نہیں۔"

ساحر دعیت کے لئے لو تکو

جون سنہ ۱۹۴۱ء میں جنرل ڈی گال کی جانب سے اعلان کیا گیا تھا کہ لبنان کو آزادی دی جائے گی اور انتداب ختم کر دیا جائے گا۔ (ایک خبر)

اب سنہ ۱۹۴۳ء میں لبنان کے خلاف نادر شاہی کی جا رہی ہے۔

ع۔ سب مغرب میں ہوتے ہیں شیریں خواب آوری

اخبار مملکت کا مطالعہ کیجیے

چاول جوار وغیرہ کی کاشت کے رقبہ میں کمی

حیدرآباد ۲ دسمبر ۔ سال رواں [illegible] کے لئے ممالک محروسہ کی فصلوں کی نسبت جو تازہ ترین رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاول کے رقبہ کاشت میں تقریباً فیصد کمی واقع ہوئی ہے جس کا سبب اس کو بارش بتایا گیا ہے جو جولائی اور اگست کے مہینوں میں ربیع کی کاشت کلیتاً نہ ہونے کے موقع پر جاری رہا۔ اس سال چاول کے رقبہ کا اندازہ ۱۰۶۳۳۳ ایکڑ کیا گیا ہے اور سال گذشتہ اس زمانہ میں زیر کاشت رقبہ ۱۱۵۰۰۰۰ تھا۔ یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ محروسہ کے چاول کا مجموعی رقبہ ہندوستان کی نسبت سے ۳ فی صد ہے جاری مملکت میں چاول کی پیداوار کا سب سے بڑا رقبہ عادل آباد میں ہے۔ اس کے بعد نظام آباد، ورنگل، کریم نگر اور نلگنڈہ کا درجہ ہے۔

جوار کی کاشت کی دوسری تازہ ترین یادداشت سے ظاہر ہوتا ہے کہ محروسہ میں جوار کی کاشت کے رقبہ میں ۳ فیصد کی تخفیف واقع ہوئی ہے۔ رقبہ زیر کاشت تقریباً (۲۳۳۲۰۰) ایکڑ ہے۔ سال گذشتہ اسی زمانے میں (۱۰۰۰۰۰) ایکڑ پر جوار کی کاشت ہوئی تھی۔ جوار کی پیداوار کے اضلاع میں [illegible] پہلے درجہ پر ہے جس کے بعد ناندیڑ، بیدر اور محبوب نگر کے اضلاع ہیں۔ جوار کی کاشت کے اعتبار سے ممالک محروسہ کا رقبہ ہندوستان کے مجموعی رقبہ کا [illegible] فی صد ہے۔

مونگ پھلی کی کاشت کے متعلق جو تازہ ترین یادداشت کی ہے اس کے بموجب ۲ فی صد کمی کا اندازہ کیا گیا ہے یعنی اس کا رقبہ سال حال (۱۵۳۳۰۰) ایکڑ ہے جس کے مقابل میں سال گذشتہ (۱۳۲۰۰۹۳) ایکڑ تھا۔ مونگ پھلی پیداوار کے اضلاع میں نظام آباد کو پہلا درجہ حاصل ہے جس کے بعد بیدر، عثمان آباد اور رائچور کے اضلاع ہیں۔

تل کی کاشت میں اس سال ۱۳ فی صد گھٹ گئی ہے۔ اس سال اس کے زیر کاشت رقبہ کا اندازہ (۳۳۰۰۰) ایکڑ کیا گیا ہے اس کے مقابل میں سال گذشتہ (۲۱۵۹۰۰) ایکڑ تھا۔ اس پیداوار کے اعتبار سے رائچور کو پہلا درجہ حاصل ہے جس کے عادل آباد، ورنگل اور بیدر کا درجہ ہے۔ (اپ)

حکم نگرانی فروخت باجرہ

بلحاظ ان اختیارات کے جو تحت قاعدہ ۱۰ قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بذریعہ حکم بیان بالا حسب ہدایت حکومت کو حاصل ہیں حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے۔

۱۔ یہ حکم بنام حکم نگرانی فروخت باجرہ موسوم ہوسکے گا۔ اور اس کا نفاذ ممالک محروسہ سرکار عالی کے کسی ضلع کے ایسے رقبہ جات پر اس تاریخ سے اس مدت تک ہوگا جس کی صراحت متعلقہ اعلامیہ بذریعہ حکم تحریر کیا جائے۔

۲۔ متعلقہ حکم وہ سمجھے گا کہ اس کے لئے کی حدود اختیار میں کسی ایسے رقبہ میں اس مدت تک جس کی صراحت ایسے حکم میں کی جائے گی کوئی شخص مجاز نہ ہوگا کہ بجز ڈپٹی حیدرآباد کرشیل کارپوریشن محدود یا اس کے مجاز کردہ کارندہ کے کسی ایسے شخص کو باجرہ فروخت کرے جو حکم نگرانی اجناس خوردنی نشان (۱) بابتہ [illegible] کے مفہوم میں اجناس خوردنی کی تھوک مقدار میں خرید و فروخت کرتا ہو۔

۳۔ فقرہ (۲) کے تحت جو باجرہ ڈپٹی حیدرآباد کرشیل کارپوریشن محدود یا اس کے مجاز کردہ کارندہ کو فروخت کیا جائے اس کی قیمت اس شرح اور مطابقت ان شرائط کے ادا کی جائے گی جو حسب حکم رسد وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

۴۔ متعلقہ اکھوداے [illegible] ہوگا کہ خاص صورتوں میں کسی شخص یا اشخاص کو حکم ہذا کے اثر سے مستثنیٰ کرے۔

۵۔ اگر کوئی شخص حکم ہذا کی خلاف ورزی کرے تو وہ قواعد تحفظ حیدرآباد کے قاعدہ (۱۰) کے ذیلی قاعدہ (۴) کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

(معلومات عامہ)

اعلان نمبر دفتر ناظم امور مذہبی کار اختیار بلدہ

واقعہ ۱۶ مروری [illegible]

نشان مثل [illegible] بابتہ [illegible]

کونا کوندہ نیا و ندر عمل کی درخواست اجازت تعمیر چہار دیوال متنازعہ اندرون عمل دروازہ پیش ہوئی ہے منظوری درخواست مذکور کے نسبت اگر کسی کو عذر ہو تو بمدت (دو) ہفتہ معہ عذرداری پیش کی جائے بعد مرور مدت مذکور اجازت تعمیر دیدی جائے گی پھر کسی کا عذر مسموع نہ ہوگا فقط

حدود اربعہ مقام تعمیر

شرقی	غربی
رستہ عام	مکان اریا
جنوبی	شمالی
مکان [illegible]	راستہ عام کوچہ

شرح دستخط

مددگار ناظم امور مذہبی شاخ بلدہ

گے بہر ممکن سعی کرے گی۔

(رائٹر)

لبنان فلسطین اور دنیائے عرب

لندن ۱۰ دسمبر ۔ اخبار نیوز کرانیکل کا نامہ نگار لبنان کی صورت حال کے متعلق لکھتا ہے۔

لبنان کی بغاوت سے پانچ کروڑ عربوں میں تہلکہ مچ گیا ہے۔ ساری دنیائے عرب میں نئی زندگی اور نئی بیداری کی آوازیں اور علامتیں محسوس ہو رہی ہیں نئے تصورات اور نئی خواہشات میں آزادی سب سے پیش پیش رہے۔ دوسرا اور اس سے زیادہ عام اور مکمل بااثر ترکیب کے لحاظ سے مبہم لفظ "وفاق" ہے۔ قومی آزادی کی تحریک کے سب سے بڑے مرکز آج مشرق وسطیٰ مسلم لبنان اور فلسطین کے حکم برداری والے علاقوں میں ہیں۔ فلسطین میں یہودیوں کے قومی وطن کے مسئلہ کی وجہ سے برطانیہ کے لئے صورت حال اور زیادہ پیچیدہ ہوگئی ہے۔ اگلے سال قرطاس ابیض کی پالیسی کے مطابق عربوں کی رضامندی کے بغیر فلسطین میں یہودیوں کی آمد بند ہو جائے گی اور اس وقت فلسطین میں برطانیہ کی حالت ویسی کاری پر منحصر ہو جائے گی جیسی کہ اس شخص کی جو ہاتھوں میں دستی بم لئے ہو جس کی کیل باہر نکل آئی ہو اور اسے پھینکنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہ آرہی ہو۔ یہودی اور عرب دونوں پیچھے پیچھے ایک دیسی ترکیب کے لئے ہتھیار بند ہو رہے ہیں جس سے دونوں خائف ہیں لیکن جس سے بچاؤ کرنے کی ترکیب کسی کی سمجھ میں نہیں آتی ہوائے اس کے کہ بے آواز ہیں اور برطانیہ کی قرطاس ابیض والی پالیسی کے خلاف یہودیوں کا جو پروپگنڈا خاص طور پر امریکہ میں کیا جا رہا ہے اس کے شور میں وہ اپنی بات نہیں سنا سکتے۔

مصری پارلیمان میں تشویش کا اظہار

قاہرہ ۱۰ دسمبر ۔ پارلیمان کے افتتاح کے موقع پر آج لبنان کی صورت حال پر مصر کی تشویش کا جو اظہار اس تقریر میں کیا گیا جو تاج کی جانب سے پڑھی گئی۔ اس تقریر میں بتایا گیا تھا کہ شام اور لبنان میں معمولی حالات پیدا کرنے کے لئے مصری حکومت نے کیا کیا کوششیں کی ہیں۔ شاہ فاروق ناسازی مزاج کی وجہ سے پارلیمان کی افتتاحی تقریب میں تشریف نہیں لا سکے ان کی بجائے ان کے چچا اور تخت کے وارث شاہزادہ محمد علی نے شاہ مصر کی حیثیت سے شرکت کی۔

شاہ فاروق نے اس تکلیف دہ واقعات پر تشویش آمیز اپنی [illegible] کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ مصری حکومت نے فوری طور پر اس پر احتجاج کیا ہے۔ مصری حکومت حق کی تائید اور لبنان میں حالات کی بحالی کے لئے

سوویت روس میں مذہبی آزادی

دنیا کے سرمایہ پرست سوویت روس کو بدنام کرنے کی طرح طرح کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مذہب کے بارے میں سوویت حکومت کے رویے کو غلط روشنی میں پیش کرنا ایک عام دستور ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوویت پادریوں پر طرح طرح کے مظالم کئے گئے۔ وہاں مذہبی رسوم کو برتنے کی آزادی نہیں ہے۔ وہاں کے تمام گرجے اور مسجدیں گرا دی گئیں۔ اب جبکہ سوویت سے یہ خبریں آرہی ہیں کہ یونانی آرتھوڈکس کلیسا (عیسائیوں کا ایک فرقہ جس کے پیرو روس اور یونان اور بلقان میں پائے جاتے ہیں) کو روس میں اپنی مرکزی تنظیم کی دوبارہ اجازت دی گئی ہے۔ جب انگلستان کے بڑے بڑے پادریوں نے روس جاکر یہ اعلان کیا کہ روس میں مذہبی آزادی ہے اور جب سوویت کے مسلمانوں کے وجود، تنظیم اور ان کے نمازوں کی خبریں ہندوستان میں آتی ہیں تو سوویت کے مخالفین یہ کانا پھوسی کرتے ہیں کہ یہ تو سوویت کی موقع پرستی ہے یا یہ کہ سوویت روس نے مجبور ہو کر دوبارہ مذہب قبول کر لیا۔

اصلیت یہ ہے کہ روس میں مذہب کو جبریہ مٹانے کی کوشش اور مذہبی پیشواؤں پر مظالم کی داستانیں سر تا سر جھوٹ ہیں۔ سوویت میں محض مذہب پر انسان کی آزادی ضمیر کے حق پر کبھی حملہ نہیں کیا گیا۔ آزادی ضمیر سوویت کا ایک بنیادی حق ہے ۲۳ جنوری ۱۹۱۸ء میں ایک حکم نامہ کی رو سے یہ اعلان کیا گیا کہ سوویت حکومت مذہبی معاملات میں غیر جانب دار رہے گی۔ زار شاہی کے زمانہ میں یونانی آرتھوڈکس کلیسا حکومت کا سرکاری مذہب تھا دوسرے تمام مذاہب اور عقائد کے ماننے والوں پر سختیاں کی جاتی تھیں۔ سوویت نے تمام مذاہب کو برابر کا درجہ دیا۔ تمام گرجے حکومت کی طرف سے مذہب کے ماننے والوں کے سپرد کر دئے گئے۔ اب یہ انکی ذمہ داری تھی کہ اپنی اس عبادت گاہ کی نگہبانی کریں اور اپنے مذہبی فرائض کے لئے استعمال کریں۔

یہاں یہ یونانی آرتھوڈکس کلیسا پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔ یہ عیسائی فرقہ کے شہنشاہی نظام حکومت کا ایک حد تک اس کا مقصد صرف ایک خاص عیسائی فرقہ کے مذہبی رسوم کی ترویج تھا اور وہ روس میں زمینداروں اور سرمایہ داروں کے مظالم و استبداد کی حمایت بھی کرتا تھا۔ چنانچہ اس کلیسا کے بڑے بڑے بشپ وغیرہ اونچے سرکاری عہدوں پر مامور تھے روس کی زمین کے ایک معتد بہ حصہ پر کلیسا کا قبضہ تھا۔ ایک طرف تو روس کے محنت کش عوام افلاس کا شکار تھے دوسری طرف بڑی بڑی جائدادوں کے مالک امیر پادری عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے روس میں عیسائی کلیسا کا نظام بدترین قسم کی شہنشاہیت و آمریت کا حامی و مددگار بن گیا تھا۔ اخلاقی پستیاں، مذموم خصائل، گندی مادہ پرستی حق کے مقابلے میں ہمیشہ ناحق و باطل کی طرفداری یہ تھیں روس کے اس نظام کلیسا کی صفات جو رحم و کرم کے برگزیدہ نبی مسیح ابن مریم کے سکھائے ہوئے اصول کی پیروی کا دعویدار تھا۔

انقلاب اور کلیسا

جب انقلاب روس ہوا اور محنت کش عوام پر ظلم کرنے والے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا تو اس کلیسائی نظام کے بڑے بڑے پادریوں نے مزدوروں اور کسانوں کے راج کو جڑ سے مٹا دینے کے لئے کوئی کوشش اٹھا نہ رکھی۔ وہ حضرت عیسیٰ کی عدم تشدد و رحم کی تمام روایات کو بھلا کر جابر اور انقلاب دشمن عناصر کے ساتھ مل گئے۔ انھوں نے گرجوں اور خانقاہوں میں ہتھیار اور سامان جنگ چھپا کر رکھا اور مخالف انقلاب دشمن فوجوں کے ساتھ مل کر سرخ فوجوں اور سوویت حکومت سے جنگ کرنے لگے لیکن مزدور کسان حکومت نے اپنے تمام دشمنوں کا سر کچل دیا اس مخالفت اور عوام دشمنی کا نتیجہ یہ ہوا کہ پادریوں اور کلیسائی نظام کے خلاف اور ان کو دوبارہ سازشوں سے روکنے کے لئے سوویت حکومت نے چند قوانین منظور کئے جن کی رو سے بڑے زمینداروں، سرمایہ داروں، زار کی حکومت کے بڑے افسروں کے ساتھ پادریوں کو بھی ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ کلیسا اور خانقاہوں کی بڑی بڑی جائدادیں ضبط کر کے کسانوں کی مشترکہ ملکیت قرار دے دی گئیں اور پادریوں کو تمام ان خاص رعایات سے محروم کر دیا گیا جو زار کے زمانہ میں انہیں حاصل تھیں۔ تعلیم پر سے کلیسائی اثرات کو ختم کر کے اسے خالصتاً غیر مذہبی کر دیا گیا یہ ہے ان مظالم کی حقیقت جو کہا جاتا ہے کہ سوویت حکومت نے کلیسا اور مذہب پر کئے۔ ان کے متعلق خود کلیسا کے ایک بڑے پادری سارا توف کے آرک بشپ نے اعتراف کیا کہ سوویت حکومت نے جو کچھ کیا وہ اس لئے نہیں کہ اسے کسی خاص شخص کے مذہبی عقیدے کی مخالفت کرنا مقصود تھی بلکہ اس لئے کہ وہ شخص سوویت حکومت کا دشمن تھا۔

توہم پرستی کی مخالفت

سوویت حکومت نے پادریوں اور نظام کلیسا کو خاص رعایات اور بڑی بڑی جائدادوں سے محروم کرنا ہی ضروری نہ سمجھا بلکہ سوویت عوام پر سے ان کے برے اثرات کو مٹانے کے لئے بھی چند قدم اٹھائے۔ اس نے کلیسا کے ان رسوم و عقائد کے خلاف روسی عوام کو پروپگنڈا کرنے کی بھی اجازت دیدی جن کے ذریعہ سے پادری روس کے عوام کو ذہنی طور سے محکوم و غلام بنا کر ان کی معاشی دستبرد کو ممکن بناتے تھے۔ اب یہ ناممکن ہو گیا کہ مذہب کی آڑ لے کر عوام کو پست اور ذلیل رکھا جاسکے۔ چنانچہ سوویت یونین کے دستور اساسی میں جہاں ہر فرد و جماعت کو مذہبی عقائد پر قائم رہنے اور انہیں برتنے کی پوری آزادی دی گئی۔ وہاں ان لوگوں کو بھی آزادی دی گئی جو مذہب کے خلاف پروپگنڈا کرنا چاہتے تھے۔ یہ پروپگنڈا سوویت کے شروع دور میں ضروری سمجھا گیا تاکہ وہ تمام عناصر جو مزدور کسان راج کے دشمن ہیں۔ مثلاً پادری بڑے بڑے امراء سازش کا جال نہ بچھا سکیں اور عوام اس توہم پرستی کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں جسے مذہب کا نام دے کر اشتراکی سماج کی مخالفت کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

سوویت اسکولوں اور کالجوں میں بھی ایسی تعلیم رائج کی گئی جس میں زندگی کی طرف سے ایک عقلی اور سائنسی رخ اختیار کیا گیا ہر قسم کی توہم پرستی جنتر منتر اور تاریک خیالی کے ان نظریوں کو ترک کیا گیا جو کہ انقلاب کے پہلے روس کے غیر تعلیم یافتہ عوام میں پھیلے ہوئے تھے۔ اگر روس میں یہ تہذیبی اور تعلیمی انقلاب نہ ہوا ہوتا تو وہ زبردست صنعتی اور تمدنی ترقی جو گزشتہ بیس پچیس سال میں ہوئی ناممکن تھی۔

جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا سوویت یونین میں اشتراکی نظام معیشت مضبوط ہوتا گیا۔ وہ تمام طبقے جو محنت کشوں کا خون چوستے تھے ختم کر دئے گئے۔ سوویت میں ایک غیر طبقاتی سماج قائم ہو گیا ۱۹۳۶ء سوشلزم کی مکمل فتح ہوئی۔ سوویت کے مزدوروں، کسانوں اور اہل علم میں ایک مستحکم اتحاد ہو گیا اب سوویت میں کوئی ایسی جماعت اور طبقہ باقی نہیں رہ گیا جو مذہب کو مزدور کسان راج اور اشتراکی نظام کی مخالفت کرنے کے لئے استعمال کر سکتا۔ چنانچہ جب ۱۹۳۶ء میں نیا دستور اساسی (استالین دستور) نافذ ہوا تو اس کی رو سے سوویت میں ہر ایک بالغ مرد و عورت کو ووٹ دینے کا حق ملا۔ ان میں پادری بھی شامل تھے استالین نے اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا ایک زمانہ ایسا تھا جب یہ عناصر سوویت حکومت اور اس کے قوانین کے خلاف کھلی جنگ کرتے تھے سوویت حکومت نے ان سے ووٹ دینے کے حق کو چھین کر ان سے اس معاندانہ رویہ کا بدلہ لیا اب وہ وقت گزر گیا اب سوویت یونین میں ظلم کرنے والے طبقوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور سوویت اقتدار پائدار اور مستحکم ہو گیا ہے۔

ان حالات میں ان پادریوں نے جو کلیسائی مذہب کے خلاف پروپگنڈا کرتے تھیں اب اس کی ضرورت نہیں اور اس قسم کی کارروائیاں ختم ہو گئیں لیکن اشتراکی تعمیر، زندگی کی طرف تحقیقی و حقیقی نقطہ نظر جس کی بنیاد مارکس اور لینن کے فلسفہ پر ہے قائم رہی اشتراکی فلسفہ حیات کی ترویج ہوتی رہی اخلاقی برتری سیاست سوویت حکومت کے وہ خاص

(باقی صفحہ ۹)

بڑھتی ہوئی قیمتوں کی روک تھام

بقیہ سلسلہ صفحہ (۴)

ممالک محروسہ میں ترمیم کر کے حصص کی انتہائی قیمت کا تعین کر دیا گیا ہے اور متعلقی کی سادی دستاویز کے عوض حصص کا کاروبار ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا قواعد کے تحت حال ہی میں ایک اعلان بھی جاری کیا گیا ہے۔

پس اندازی اور کفایت شعاری کی تلقین

حکومت نے محکمہ دفتر مالیات میں ایک مخصوص شعبہ قائم کیا ہے کہ جو چند مباحث پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا اور جس کی مجلس مقرر کی گئی جو سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ہے اور جس کا کام عوام کو پس اندازی اور کفایت شعاری کی جانب متوجہ کرنا ہے۔ اس امر پر بھی غور کیا گیا کہ تعلیم دینی مجلسوں، انجمنوں کے ادارں، مدرسوں اور کالجوں اور ڈاک خانوں کے ذریعہ ممالک محروسہ میں پس اندازی اور کفایت شعاری کی مہم کو فروغ دینے کی تجویز پر بھی مجلس غور کرے گی۔ حکومت نے اس ضمن میں بطور نمونہ کے ماثل پوسٹل کیش سرٹیفکیٹس کی اسکیم بھی منظور کی ہے۔

زیر غور تجاویز

حیدرآباد میں افراط زر کا مقابلہ کرنے کے لئے بعض تدبیریں اختیار کی جا چکی ہیں اور بعض تجویزیں زیر غور ہیں۔ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ اور ایسے ہی دوسرے رجحانات کو روکنے کے لئے حیدرآباد میں بھی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے بعض اندوزی کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور لاتعداد صنعتی اور تجارتی اداروں کے قیام میں بھی مزاحمت پیدا کی گئی ہے جو در حقیقت موجودہ حالات اور قمار بازی کے شدید رجحان کا نتیجہ ہیں۔

ممالک محروسہ میں برقی قوت کا خرچ

بلدۂ حیدرآباد اور مضافات میں بدوران سال ۱۳۵۴ف ۵۵۰۳۰۹۲۹ یونٹ برقی قوت صرف ہوئی۔ یہ مقدار گزشتہ سال کے خرچ سے ۱۱ فیصد زیادہ ہے اور اس کا سبب اس سال قائم شدہ نئی صنعتیں رہیں۔

صرف کنندوں کی تعداد میں بہت کم اضافہ ہوا چنانچہ ۱۳۵۳ف کے اختتام پر ان کی جو تعداد تھی اس میں اس سال صرف ۳ فیصد اضافہ ہوا اور اس کا سبب یہ ہے کہ کوئلہ کی رسد بندی کی وجہ سے نئے صارفوں کے لئے برقی کی فراہمی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

۱۳۵۴ف میں اضلاع کے آٹھ شہروں اور قصبوں میں جو برقی قوت صرف ہوئی اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

رنگونڈ	۲۲۴۰۹۲	یونٹ
اورنگ آباد	۴۰۳۲۰	"
ورنگل	۱۹۱۴۱۳۴	"
ناندیڑ	۳۰۳۴۶۰	"
نظام آباد	۳۲۲۲۲۲	"
گلبرگہ	۲۰۰۹۲۵	"
نارائن پیٹھ	۳۵۰۶۰	"
بھونگیر	۴۴۵۲۹	"

ممالک محروسہ سرکار عالی میں زیادہ برقی قوت پیدا کرنے کی اسکیمیں مشینوں، آلات اور دوسری ضروریات کی درآمد میں مشکلات کے باعث ملتوی کر دی گئی ہیں۔ بعض دفعہ نومبر میں ہوا کہ شکر کو روکنے کے لئے روانہ کردہ شے دشمن کی کارروائیوں کی وجہ سے ضائع ہو گئیں لیکن ایسے نقصانات بہت کم ہوئے۔

دستور العمل تحفظ ممالک محروسہ

سرکار عالی میں مزید ترمیم

بنفاذ ان اختیارات کے جو صدر اعظم باجلاس باب حکومت کو دستور العمل تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بابت ۱۳۵۰ف کی دفعہ (۲) کے تحت حاصل ہیں قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی میں حسب ذیل مزید ترمیم کی جاتی ہے جن کو قواعد مذکورہ کے قاعدہ (۲۲) کہیں۔

(۱) ذیلی قاعدہ (۳) کے بعد حسب ذیل ذیلی قاعدہ قائم کیا جائے (۳ الف) جب قاعدہ ہذا کے حاصل اختیار کے تحت صدر اعظم باجلاس باب حکومت نے کسی ایسے حق اختراع کی بابت کیا ہو کسی شخص یا ادارے کو جس کو کوئی مفاد حاصل تھا، یہ حکم کوئی اجازت نامہ عطا کیا ہو تو حکم مذکور کے جاری ہونے یا ذیلی قاعدہ ہذا کے نفاذ کے بعد جو بھی ان میں موخر ہو حق اختراع کی بابت کسی دوسرے شخص کا عطا کردہ اجازت نامہ کالعدم ہوگا سوائے اس کے کہ اس نے قبل از قبل ایسے اجازت نامہ اور اس کے شرائط کے متعلق صدر اعظم باجلاس باب حکومت سے ایک حد اتفاق منظوری حاصل کر لیا ہو لیکن اس کے باوجود اجازت نامہ بے اثر ہوگا اگر معاہدت نامہ پسندیدگی کی کسی شرط کی خلاف ورزی ہو یا اس کی تعمیل نہ کی جائے۔

گو شرط یہ ہے کہ ذیلی قاعدہ ہذا ذیل کے اجازت نامے سے جو صدر اعظم باجلاس باب حکومت کے حکم مذکور کے دئے ہوئے کسی اختیار کے تحت عطا کیا گیا ہو۔

(ب) ایسے اجازت نامے جو کسی ایسے شخص کو صراحتاً یا دلالتاً عطا کیا گیا ہو جو کسی شے کو حاصل کر رہا ہو، جبکہ اجازت نامہ اس شخص کو شے مذکور کو حاصل کرنے کے لئے دیا گیا کہ ایک فی الحال شخص کی حیثیت سے دیا گیا۔

ذیلی قاعدہ (۱۰) کے

(۲) ضمن (ج) میں لفظ "ا" حذف کیا جائے (۳) ضمن (د) کے بعد حسب ذیل ضمن قائم کیا جائے یعنی (ھ) اجازت نامہ کی منظوری کے لئے عطائے حد اتفاق نامہ (معلومات عامہ)

سلطان ابن سعود کا احتجاج

لندن ۔ ۵ مارچ ۔ مسٹر رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سلطان ابن سعود نے مسٹر چرچل کو ایک تحریر لکھی ہے جس میں لبنان میں فرانسیسی حکام کے طرز عمل پر احتجاج کیا گیا ہے۔ اس تحریر میں لکھا ہے۔

ایسے زمانہ میں کہ جب انصاف اور کمزوروں کی حمایت میں میدان جنگ پر آپ کے ہموطن اپنا خون بہا رہے ہیں اور جب اٹلانٹک چارٹر کا اعلان ہو چکا ہے جس کی گونج ساری دنیا میں صاف سنائی دے رہی ہے لبنان میں ۔ جہاں فرانسیسی اپنے وعدوں کے باوجود حکومت کر رہے ہیں اور جہاں انھوں نے صدر، وزیر اعظم، دیگر وزراء اور بعض نائبین کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ فرانسیسیوں کی انتہا پسندانہ کارروائی نے عرب اقوام پر اثر ڈالا ہے اور ہمارے وزیر باتدبیر میں ایک ہیجان برپا ہو گیا ہے۔ ہم اس انتہا پسندانہ کارروائی کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہیں اور برطانیہ عظمیٰ سے استدعا کرتے ہیں کہ اپنے اثر و رسوخ کو جو کمزوروں کی طاقتور حمایت کے لئے مشہور ہے فوری کام میں لائیں تاکہ لبنان پر حکومت کرنے والے نمائندے ادروں کا بحال کیا جائے تاکہ وہ ملک جس کو بچانا ان کا فرض ہے وہ اور وطن سے محبت کرتے ہیں۔ آزادی کی صورت حال بحال ہو سکے اور عوام کو اطمینان حاصل ہو سکے۔

یروشلم میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شرق اردن کی حکومت نے لبنان کی صورت حال سے متعلق حکومت برطانیہ سے احتجاج کیا ہے۔

سویت روس میں مذہبی آزادی

بقیہ سلسلہ صفحہ (۱)

جو نئی نوع انسان کے بڑے بڑے پیشواؤں نے دیکھے تھے سویت میں حقیقت سے بدل گئے ہیں۔

سویت یونین میں مذہبی عقائد کو اختیار کرنے اور برتنے کی پوری آزادی ہے۔ مسجدوں اور گرجوں میں بلا کسی روک ٹوک کے عبادت ہوتی ہے۔ تمام اسلامی مذہبی امور کا انتظام مسلم علماء کی جمعیت کے سپرد ہے جس کا مرکز شہر اوفا ہے۔ عیسائی کلیسا کی تنظیم بھی اسی طرح کی گئی ہے۔ اور اسلامی اور عیسائی مذاہب کے علماء اور پادری اشتراکی نظام حکومت کے پرجوش حامیوں میں ہیں جو اپنے وطن اور اس کے نظام کو نازیت جیسے بھیڑیے کے پنجہ سے بچانے کی تدبیر کر رہے ہیں۔

حیدرآباد میں پیداوار اجناس کی قوت بہت گھٹی ہوئی ہے

مولوی میر لائق علی صاحب کی تقریر

ایوان تجارت میں تقریر کرتے ہوئے مولوی میر لائق علی صاحب نے مسئلہ اغذیہ پر جو خیالات ظاہر کئے ہیں ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اس وقت جو سب سے زیادہ نازک مسئلہ ہے وہ غذا کا ہے جو سارے ملک میں یکساں طور پر موجب پریشانی بنا ہوا ہے فرق صرف ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ یا ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں اس کی شدت کے درجوں کا ہے۔ یہ مسئلہ ہر مملکت میں بالکل اسی انداز سے نازک ہے خواہ وہ مملکت خسارہ کے دور سے گزر رہی ہو یا بجٹ کی خوش حالی سے استفادہ کر رہی ہو۔ یہ مسئلہ صرف غذا کے مہیا کرنے کا ہے بلکہ ملک کے ہزاروں انسانوں کی قوت خرید کی حدود میں اس کے قابل حصول ہونے کا بھی ہے۔ زر کی کثیر مقدار جو جاری کی گئی ہے پوری آبادی میں متوازن طور پر تقسیم نہیں ہوئی جس نے معاملات کو بد سے بدتر بنا دیا ہے ایک طرف ملک کا وہ طبقہ ہے جس کی مالی حالت اچھی ہے اور وہ اغذیہ کے خرید نے کی قابلیت پہلے سے بھی زیادہ مقدرت رکھتا ہے۔ فوجوں میں بھی کثیر اضافہ ہوا ہے اور ایک بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو براہ راست یا بالواسطہ مساعی جنگ میں حصہ لے رہی ہے جن کے کھلانے اور مناسب طریقہ پر کھلانے کا سر انجام ضروری ہے ملک کے تمام مساعی متاثر ہو گئے ہیں اور جاری محصولی درآمدات کے مسدود ہو جانے کی وجہ معاشی توازن بگڑ گیا ہے۔ ان تمام امور کے باوجود ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی ہے جس کو ذخیرہ بندی کا ذریعہ ان ملک کی دشواریوں کو بہت بڑھا دیتا ہے۔ چنانچہ بنگال کی مصیبت ہمارے سامنے ہے۔ وقتاً فوقتاً اس طرح کی مصائب ہیں کہ ذخیرہ بندی کرنے والوں میں سخت سے سخت دل جلد بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ دوسرے صوبجات سے بنگال کو جو امداد دی گئی وہ ان کی ضروریات کے لئے کافی نہ تھی۔ یہی نہیں بلکہ ہم حیدرآبادیوں نے بھی ان صوبجات سے بہتر نہیں کیا۔ بنگال کے حالات ملک کے دوسرے مقامات کے لئے ایک سبق ہیں کہ ہم صرف ہمدردی نہیں بلکہ حقیقی مستعدی اور ایثار کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔

ہم ان پریشانیوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے جو خود ہمارے ملک میں پیدا ہو گئی ہیں خواہ وہ اس قدر شدید نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے پاس ایک قابل حکومت کی حیثیت میں اس مسئلہ کو حل کرنے [illegible] اغذیہ کی [illegible] منصوبہ نہیں ہے۔ [illegible] ضروریات [illegible]

صحیح تقسیم پر منحصر ہے اور اس بات پر زیادہ عوام کے لئے ان کی قوت خرید کی حدود میں غذا مہیا کرنے کا سوال ہے۔ میں جناب عالی اس کی شدت سے حامی ہوں کہ حکومت قیمتوں کی نگرانی اور غذا کے مہیا کرنے میں سختی سے سخت تدابیر اختیار کرے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارا ملک جو دنیا بھر میں زرعی پیداوار کے لئے امتیاز رکھتا ہے۔ غذا کی اس قدر قلت محسوس کرنے لگے۔ [illegible] ایک طرح اس کو خوشی آئندہ بھی سمجھتا ہوں کہ جنگ نے ہیں حقائق کو واضح کر دیا ہے۔ ہندوستان کی آبادی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ بہت خطرناک معلوم ہوتا ہے۔ زیر کاشت رقبہ جات میں اس رفتار سے توسیع نہیں ہو رہی ہے جو آبادی کی ضرورتوں کے لئے کافی ہونے کے لئے ضروری ہے۔ زرعی زمینات میں توسیع کی ایک حد بھی ہے اور بہت جلد ایک وقت ایسا آ جائے گا جہاں توسیع ممکن نہ ہوگی۔ اس بنا پر کوئی اور حل دریافت کرنا اور فوری دریافت کرنا ضروری ہے۔

حیدرآباد میں ۲۰۰۰ لاکھ ایکڑ میں سے ۱۰۹۰ لاکھ ایکڑ زیر کاشت ہے جس کا دوگنا بہترین اضافہ غذائی پیداوار کے لئے وقف ہے۔ زیر کاشت رقبہ جات کی توسیع ایک حد تک ہی ممکن ہے اس لئے [illegible] [illegible] بہتر ہوگا کہ زمین سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اب حال یہ

ہے کہ ہندوستان کی زمین کی فی ایکڑ قوت پیداوار ساری دنیا میں سب سے کم ہے اور حیدرآباد کی قوت پیداوار سارے ہندوستان میں سب سے گھٹی ہوئی ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ زراعت بارش پر بڑی سختی سے منحصر ہے۔ ہندوستان کے اکثر حصوں میں آبپاشی کی اسکیمات کے ذریعہ اس مشکل کے خلاف بڑی حد تک تحفظ کر لیا گیا ہے۔ یہاں بھی جناب والا یہ محسوس کریں گے کہ وسائل آبپاشی کی توسیع ہی ایک ذریعہ اور ایک حل نہیں جو کافی تصور کیا جائے۔ ہمارا توجہ زمین کی قوت پیداوار میں اضافہ پر مرکوز ہونی چاہئے۔ قوت پیداوار کے یہ اعداد کہ ہمارا چار سو پونڈ فی ایکڑ ساتھ [illegible] سو پونڈ فی ایکڑ چاول اور تین سو پونڈ فی ایکڑ سے کچھ ہی زائد گیہوں پیدا ہوتا ہے ہرگز ہرگز حوصلہ افزا نہیں بلکہ بہت مایوس کن ہیں۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مبالغہ اور تعریض سے الگ ہم اپنی پیداوار کو موجودہ پیداوار کا چار گنا تو کر سکتے ہیں۔ چاول کے بارے میں تموئی زمینات ہی پر ہونے اور کچھ سے معدنی طریقوں کے استعمال اور بہتر کھاد دینے کے ایسے تجربات موجود ہیں کہ تین ہزار پونڈ فی ایکڑ تیار چاول فراہم ہو سکتے ہیں۔

دماغ کو فرحت اور طاقت بخش [illegible]

ہپ ایچ ریکو ویٹو

[illegible] پیدا ہو [illegible] بہتر [illegible] صحت تو [illegible] بہت جاری [illegible] ہو جاتی ہے روز [illegible] وقت اس کو پاؤں اور [illegible] انگوٹھوں اور [illegible] وغیرہ [illegible] وقت بھی [illegible] کرلیں [illegible] میں طاقت آتی ہے [illegible] کر [illegible] ہو جاتی ہیں۔ حافظ اور [illegible] طور پر ترقی کرتے ہیں [illegible] ایک ہی [illegible] استعمال [illegible] کوئی [illegible] آج ہی آزمائش [illegible] دستیاب ہے

نظامیہ ہوٹل و رسٹورنٹ

قائم شدہ ۱۹۱۳ء

نامپلی اسٹیشن سے (۵) منٹ کی مسافت پر

متصل انگریزی و ملائی ڈاکخانہ و تار گھر نئی عمارت کشادہ کمرے فرنیچر سے آراستہ

بجلی کی روشنی دیکھئے کامل انتظام و نہ سنگل ڈبل قیام و طعام کا بندوبست

منیجنگ پروپرائٹر میر [illegible] علی | نرخ بالکل واجبی | پتہ [illegible] روڈ [illegible] حیدرآباد دکن

حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کی تحریکات

سب سے پہلے یہ تحریک پیش ہوئی جو مولوی غلام احمد صاحب کی تحریک اور پنڈت ترمبک راؤ صاحب کی تائید سے منظور کر لی گئی جو حسب ذیل ہے۔

یہ کانفرنس امید کرتی ہے کہ سررشتہ تعلیم صنعت و حرفت کا منظورہ نظام اگلے سال حال کی گنجائش سے مکمل کر دیا جائے گا نیز بلدہ اور مستقر صوبہ جات اضلاع و نظام آباد میں صنعتی مدارس بھی قائم ہو جائیں۔ اس کے بعد ایک اور تحریک پیش ہوئی کہ اس کانفرنس کی رائے میں ابتدائی مدرسہ زراعت کا قیام فوراً ہو جانا مناسب ہے۔ سائل آئندہ حمایت ساگر کے مدرسہ کے ساتھ جامعہ عثمانیہ کے تحت زراعتی کالج بھی قائم فرمانا بہتر ہوگا۔ کانفرنس کی رائے مدارس زراعتی کا سرکاری مدرسوں کے ساتھ قائم رہنا تحسین ہے جس میں کفایت مصارف بھی ہو سکتی ہے۔ یہ تحریک مولوی سید یوسف صاحب وکیل کی تھی جو مولوی سید عبدالعزیز صاحب کی تائید سے منظور کر لی گئی۔

اس کے بعد مولوی سید حسین صاحب کی تحریک مولوی محمد عبداللہ صاحب کی تائید کے ساتھ مندرجہ ذیل تحریک باتفاق آراء منظور ہوئی۔ اس کانفرنس کی رائے میں اگر مناسب معافی اجرت تعلیم عام طور پر زیادہ نہیں کی جا سکتی ہے تو کم از کم یہ ہونا مناسب ہے کہ مقررہ معافی کی تعداد سے زائد ایسے طلبہ جو خوش ہوں تو معیار، فوقیت اور کم استطاعت کو پورا کرتے ہیں جو معافی اجرت تعلیم کے مستحق قرار دیا گیا ہے تو اس کی فیس کی معافی کا اقتدار اس وسطانی میں مہتمم ضلع اور مدارس فوقانی میں صدر مدرس کو اور کالجوں میں پرنسپل کو سہولت کا باعث ہو سکتا ہے۔

یہ تحریک مولوی مظہر صاحب نے پیش کی جسے پنڈت کاشی ناتھ راؤ صاحب کی تائید پر ایوان نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ تحریک حسب ذیل ہے۔

یہ کانفرنس خوشنویسی کی کافی تعلیم کا انتظام مدارس سرکاری میں ہونے کے لئے مکرر توجہ دلاتی ہے مدرسہ فنون لطیفہ میں خوشنویسی اور کتابی نقاشی وغیرہ کے لئے بھی اہتمام کیا جانا مناسب ہے۔

یہ تحریک اس سے قبل بھی پیش ہو چکی تھی جس کو سترہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

مولوی غلام محمد صاحب کی تحریک اور مولوی محمد غوث صاحب کی تائید پر ایوان نے یہ تحریک بھی منظور کی جو مندرجہ ذیل ہے۔

اس کانفرنس کی رائے میں مدارس نسواں میں پردہ نشین لڑکیوں کے لئے کافی سواریوں کے انتظام پر سررشتہ تعلیمات کو خاص توجہ فرمانی مناسب ہے چنانچہ کار کی رپورٹ کرنے کی ایک کمیٹی قائم ہو جو اولیاء اطفال اور دیگر سنجیدہ افراد سے مشورت کر کے بعد مناسب تجاویز پیش کر سکے۔

مولوی افتخار الدین صاحب نے تحریک کی کہ اس کانفرنس کی رائے میں ملک کے معدنیات وغیرہ کے لحاظ سے جیولوجیکل سروے مکمل کرائی اور مناسب معدنیات کی تعلیم کا انتظام بھی مناسب ہوگا۔ مولوی رضا کاظمی صاحب نے تائید فرمائی اور تحریک منظور کر لی گئی۔

ایوان نے کثرت آراء منظور کیا کہ اس کانفرنس کی رائے میں علاج حیوانات اور حفظان صحت کی تعلیم گاہیں بھی ملک میں کھلنا چاہئے۔

مولوی دلدار حسین صاحب نے صنعت ظروف چینی اور جہازرانی کی تعلیم سے متعلق دو تحریکیں پیش کیں جن کی مولوی مرزا محمد بیگ صاحب نے تائید کی اور انہیں ایوان نے منظور کیا۔

ہندوستان کا مسئلہ اغذیہ

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۱)

اگر وہ سونا دیا جائے جو ریزرو بنک کے قبضہ میں ہے تو کاشتکار بہت سرعت کے ساتھ اپنے ذخائر بازار میں لائیں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس ذخیرہ طلا کا کچھ حصہ بہ عجلت ممکنہ ہندوستان کو روانہ کیا جائے جو اقوام متحدہ کے قبضہ میں ہے۔

مختصر یہ کہ ہندوستان کا غذائی مسئلہ قلت اجناس اور اونچی قیمتوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کو حل کرنے کے لئے فوری اور موثر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس نقطہ نظر سے جس چیز کی ضرورت ہے وہ نگرانی نرخ اشیاء اور راشن بندی کا وسیع پروگرام نہیں ہے کیونکہ اس سے چھوٹے عملہ میں اضافہ ہو جائے گا اور اس پروگرام کو روبہ عمل لانے کے لئے کم از کم ایک سال درکار ہوگا جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے۔

(۱) مرکزی محصولات اجناس قائم کرنے سے متعلق گریگوری کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں ان کو فوراً روبہ عمل لایا جائے اور (۵) لاکھ ٹن اجناس درآمد کئے جائیں۔

(۲) فوج کے ذخائر میں سے جو بنگال میں ہے اتنا غلہ لیا جائے جو دو ماہ کے لئے کافی ہو اور جب ہندوستان کے دوسرے صوبوں یا بیرون ہند سے درآمد ہو تو یہ غلہ فوج کو واپس کر دیا جائے۔

(۳) سونے اور چاندی کی فوراً درآمد کی جائے اور اجناس خوردنی کے معاوضہ میں ان کو کاشتکاروں کے ہاتھ منتقل کیا جائے یا اس سونے کو باہر لایا جائے جو ریزرو بنک میں محفوظ ہے اور معقول نرخ پر کاشتکاروں کے ہاتھ اس کو فروخت کیا جائے۔

(۴) حکومت برطانیہ سے یہ طے کیا جائے کہ وہ ہندوستان میں اپنے روپیہ کا صرف کم کر دے یا بصورت دیگر بجائے اسٹرلنگ کے طلا میں قیمتیں ادا کی جائیں۔

(۵) سیاسی تعطل کو فوراً رفع کیا جائے اور سیاسی لیڈروں کو رہا کیا جائے تاکہ ان کے اثر کو پیداوار اجناس میں اضافہ کرنے، ذخائر کو باہر لانے اور نفع اندوزی کی مخالف سماج مرگرمیوں کے خلاف کام میں لایا جا سکے۔

یہ ساری تدبیریں عملی سیاسیات سے باہر نہیں ہیں۔ ان کو روبہ عمل لانے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ حکومت اس کا عزم کرے۔

(بمبئی کرانیکل)

اشتہار

مرتبہ محکمہ عدالت ضلع ورنگل (اصیغہ تعمیل)
باجلاس مولوی میر احمد علی خان صاحب
نمبر مقدمہ (۲۰) بابت ۱۳۵۲ف ایم اے ایل ایل بی علیگ
ریل ایل بی لندن ایل ایم لندن بار ایٹ لا ناظم
حیدر محمد ولی وغیرہ ڈگریداران بنام
خلیل احمد وغیرہ مدیونان
دعوے بہ اجرائی ڈگری

۱۔ خلیل احمد ولد خلیل الرحمن عمر ۳۲ سال پیشہ تجارت ساکن ہنمکنڈہ ضلع ورنگل۔
۲۔ محمود احمد ولد خلیل الرحمن عمر ۱۸ سال طالب علم ساکن ہنمکنڈہ ضلع ورنگل۔
۳۔ صابرہ بیگم بنت خلیل الرحمن نابالغہ بولایت مادر حقیقی ساکن ہنمکنڈہ ضلع ورنگل۔

ہرگاہ متعدد مرتبہ تمہارے نام نوٹس اجرا کئے گئے مگر بوجہ عدم حضوری وغیرہ بلا تعمیل واپس ہوتے رہے لہٰذا بذریعہ ہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۵ بہمن ۱۳۵۳ف بوقت دس بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی کرو کہ کیوں تمہارے مقابل احکام ترقی اجراء نہ کئے جائیں۔ بصورت دیگر ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ یکم دے ۱۳۵۳ف میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ فقط

سرحد دستخط | سرحد دستخط
سینڈ دار | سررشتہ دار عدالت

عزیز

برادران

تاجران غلہ

نظام شاہی روڈ

حیدرآباد دکن

مہاراجہ ویجیٹیبل ہیر آئیل

طلائی تمغہ یافتہ

بالوں کو بڑھاتا ہے سفیدی کو روکتا ہے

دماغ کو قوت آنکھوں کو ٹھنڈک دیتا ہے

اور فرحت بخشتا ہے ۔ قیمت فی شیشی (عہ)

بھگوان اینڈ کمپنی کاچیگوڑہ حیدرآباد دکن

تاج محل

ہیر ڈریسنگ سیلون

لیڈیز اینڈ جنٹس

روبرو دواخانہ ڈاکٹر گوسکر پٹ بازار

پارچہ جات

ایف ۔ ڈی ۔ خان اینڈ کمپنی

محی الدین بلڈنگ حیدرآباد دکن فون نمبر ۲۴۶

فون نمبر ۸۲

خزانہ عامرہ کی موڑ پر

بنارسی مال

کا مخزن

رام بخش جے چند (لاڈ بازار)

بیوپاریوں اور آرڈر پر سپلائی کرنے والا

قائم شدہ ۱۸۶۰ء

سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی

کیمسٹ خاص اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

صدر دفتر | شاخیں

چار کمان حیدرآباد دکن فون نمبر ۳۰۴

عابد روڈ فون نمبر ۲۰۱

آکسفورڈ اسٹریٹ سکندرآباد فون نمبر ۳۵۵

سررشتہ معلومات عامہ سرکار عالی

کی چند اہم مطبوعات

منتخب پریس نوٹ ۔ اور اعلانات کا مجموعہ [illegible]
اور اطلاعی (۲) معاشرتی نوع [illegible] (۳) معاشی [illegible] کے
متعلق اپنے منتخب پریس نوٹ اور اعلانات [illegible]
[illegible] متعلق ہیں اور ساتھ ہی ملک اور پبلک کے [illegible]
حکومت کے مسلک پر روشنی پڑتی ہے [illegible]
انگریزی ایڈیشن (عہ) قیمت (عہ)

عثمانیہ یونیورسٹی [illegible] انگریزی [illegible]
[illegible] جامعہ عثمانیہ کا مفصل باتصویر تذکرہ [illegible]
فاضل قانون کے [illegible] قیمت (عہ)
[illegible] حیدرآباد [illegible] مملکت [illegible]
کے کل [illegible] باتصویر حالات کو [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible]

مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

[illegible] پرنٹ ہوکر باہتمام [illegible] مملکت [illegible] شائع ہوا